سوال

اسماء الٰہی کی حقیقت

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

ایک جگہ تفسیر فتح البیان میں الحمد کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

''اسماء اللہ توخذ باعتبار الغایات التی ہی افعال دون المبادی التی ہی انفعالات ،،

اس کی پوری تشریح بیان کریں۔ یہ علم کلام کا مسئلہ ہے؟ ازراہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں جزاكم الله خيرا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

مثلاً اللہ تعالیٰ کو رحمن رحیم کہا جاتا ہے تو اس کے معنٰی یہ ہوئے۔ کہ خدا تعالیٰ رحمت سے موصوف ہے اور رحمت کے معنٰے رقت قلب کے ہیں۔ تو لازم آیا کہ خدا تعالیٰ کے لیے قلب ہو اور قلب گوشت کا ایک لوتھڑا ہے۔ تو معاذ اللہ خدا بھی ایسا ہوگا۔ لیکن یہ خرابی اس صورت میں لازم آتی ہے کہ خدا تعالیٰ کو باعتبار مبدار مصدری معنٰی) کے رحمن رحیم کہا جائے۔ اگر باعتبار غایت اور نتیجہ کے کہا جائے تو پھر کوئی اعتراض نہیں۔ رقت قلب کی غایت اور احسان ہے۔ یعنی جب کسی کی بابت انسان کا دل نرم ہوتا ہے تو اس کے ساتھ احسان کرتا ہے۔ تو گویا خدا تعالیٰ کو رحمن رحیم کہنے کے یہ معنی ہوئے کہ خدا اپنے بندوں سے احسان کرتا ہے۔ یہ معنی ہیں فتح البیان کی عبارت کے۔ کہ خدا کے نام باعتبار غایت کے لیے جاتے ہیں نہ باعتبار مبداء کے۔ اس کی زیادہ تفصیل ہم نے آپ کے شاگرد مولوی عطاء اللہ کے رسالہ الاہتداء کی تقریظ میں کی ہے۔ جو نہایت مفید ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص187